REGD N0. L-5254

— بسم اللہ الرحمٰن الرحیم —

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم سہ شنبہ

۲۷ محرم ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۵/۱۰ | ۴ تبوک ۱۳۳۵ھ ۴ ستمبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۰۷

امریکہ کی احمدی جماعتوں کی نویں سالانہ کانفرنس کا افتتاح

ملک کے طول و عرض سے — دو سو مندوبین کی شمولیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیر متزلزل عقیدت و اخلاص کے عہد کی تجدید

حضور ایدہ اللہ کا روح پرور پیغام۔ جماعت کی تعلیمی اور مالی ترقی کیلئے مختلف سب کمیٹیوں کی تشکیل

کلولینڈ (امریکہ) سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ یکم ستمبر ۱۹۵۶ء کو امریکی احمدیوں کی نویں سالانہ کانفرنس کا افتتاح ہوا۔ جس میں امریکہ کے طول و عرض سے دو سو احمدی نمائندے شامل ہوئے۔ کانفرنس نے متفقہ طور پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ گہری عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے یہ عہد کیا۔ کہ وہ نظام خلافت کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہیں گے۔ اور اس بابرکت نظام کے استحکام کی خاطر ہر ممکن جدوجہد جاری رکھیں گے۔ کانفرنس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا۔

تار کا مکمل متن درج ذیل کیا جاتا ہے۔

کلیولینڈ (امریکہ) یکم ستمبر آج یہاں پر امریکن احمدیوں کی نویں سالانہ کانفرنس کا افتتاح ہوا۔ جس میں دو سو احمدی مندوبین شریک ہوئے۔

کانفرنس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ جس کے بعد بالاتفاق رائے نہایت گہرے جذبات کے ساتھ اس پیغام کے لئے حضور کا دلی شکریہ ادا کیا گیا۔

کانفرنس میں شامل ہونے والے مندوبین نے اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر یہ عہد کیا کہ وہ خلافت حقہ کے بابرکت دامن کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہیں گے۔ اور خلافت کی عظمت، اہمیت اور اس کے استحکام کی خاطر ہمیشہ پوری پوری جدوجہد کرتے رہیں گے۔

حضور کے پیغام کے علاوہ وکالت تبشیر ربوہ۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب۔ مولوی عبدالقادر صاحب ضیغم۔ مولوی غلام یاسین صاحب اور یورپ کے متعدد احمدی مشنوں کی طرف سے بھی اس موقعہ پر تہنیت کے پیغام موصول ہوئے۔

کانفرنس کے پہلے اجلاس میں جماعت کی توسیع و ترقی۔ مالی و تعلیمی معاملات کے متعلق پروگرام کی تدوین کے لئے متعدد سب کمیٹیوں کی تشکیل کی گئی۔ علاوہ ازیں لجنہ اماء اللہ خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے اجلاس بھی منعقد ہوئے۔

کانفرنس کے عام اجلاس میں نہایت ایمان افروز تقاریر ہوئیں مقامی اخبارات کانفرنس کی کارروائی کی وسیع پیمانے پر اشاعت کر رہے ہیں۔

جواد احمد (مبلغ امریکہ)

مکرم شیخ رشید احمد صاحب تبلیغ اسلام کے لئے ٹرینیڈاڈ روانہ ہو گئے

لنڈن ۲ ستمبر۔ مکرم مولود احمد خان صاحب امام مسجد لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم شیخ رشید احمد صاحب بذریعہ بحری جہاز تبلیغ اسلام کے لئے ٹرینیڈاڈ روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر میں ان کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب کے لئے درخواست دعا

زیورچ یکم ستمبر۔ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں:۔ مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب نائب ناظر بیت المال کے پھیپھڑوں کا اپریشن ۶ ستمبر کو ہو گا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کامیاب فرمائے۔

— اخبار احمدیہ —

ربوہ ۳ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چند دنوں کے لئے جابہ تشریف لے گئے ہیں۔ حضور نے مقامی امیر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو مقرر فرمایا ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو روزانہ حرارت کے علاوہ دو دن سے اعصابی تکلیف بھی کچھ زیادہ ہے۔ جس کی وجہ سے بے خوابی رہتی ہے۔ حرارت کے متعلق بعض ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ غالباً یہ پیراٹائیفائڈ کا ہی دوسرا لمبا حملہ ہے۔ جو بعض اوقات کئی کئی ماہ تک چلتا ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو تا حال درد نقرس کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

— یکم ستمبر سے نظارت اصلاح و ارشاد کے انتظام کے ماتحت مسجد مبارک میں ریفریشر کورس کا پروگرام شروع ہو گیا ہے حضرت صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے افتتاح کیا۔ تلاوت و نظم کے بعد حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے "خشیۃ اللہ" پر تقریر فرمائی تقریر کے ختم ہونے پر نصف گھنٹہ سوال و جواب ہوتا رہا۔

مصر جارحیت کا جواب جارحیت سے دے سکتا ہے

قاہرہ ۲ ستمبر۔ مصر کے ایک کثیر تعداد میں شائع ہونے والے ہفت روزہ اخبار "الیوم" نے لکھا ہے کہ مصر اس پوزیشن میں ہے کہ سویز کے مسئلہ پر جارحیت کا جواب جارحیت سے دے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کی یہ خواہش بھی ہے۔ کہ یہ مسئلہ مفاہمت اور گفت و شنید کے ذریعہ حل کیا جائے۔

آسٹریلیا کی فوج سویز جانے کے لئے تیار ہے

سڈنی ۲ ستمبر۔ آسٹریلیا کے محکمہ فوج کے وزیر مسٹر جان کریمر نے ایک بیان میں بتایا کہ رائل آسٹریلین رجمنٹ کی ایک پوری بٹالین ہر طرح کے اسلحہ سے لیس ہو کر تیار کھڑی ہے۔ اور اگر نہر سویز کے بحران میں کسی وقت بھی فوج بھیجنے کی ضرورت ہوئی۔ تو یہ بٹالین فوراً روانہ ہو جائے گی۔ آپ نے کہا ہماری سرگرمیوں کا میدان اب مشرق وسطیٰ کے بجائے جنوب مشرقی ایشیا بن گیا ہے۔

چین میں مصر کا نیا سفیر

قاہرہ ۲ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ اختر [illegible] چین میں مصر کے پہلے سفیر رید سنیر رید حسن [illegible] کل نیا عہدہ سنبھالنے پیکن روانہ ہو جائیں گے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۴ر ستمبر ۵۶ء

ناکام کوشش

راولپنڈی کے ابوالمنصور بی۔اے نے بھی "قادیانی فتنہ اور ہم" کے ادارتی عنوان کے ماتحت "پیغام صلح" مورخہ ۲۹ر اگست ۱۹۵۶ء میں دو صفحہ کا مضمون سپرد قلم فرمایا ہے۔ جس میں کوئی ایسی بات آپ نے نہیں فرمائی۔ جو "پیغام صلح" پہلے نہ کہہ چکا ہو۔ بلکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو گالیاں بھی تقریبًا وہی فرمائی ہیں۔ جو اس سے پہلے "پیغام صلح" کے ایڈیٹر صاحب اپنے اداریوں میں فرما چکے ہیں۔ اگرچہ آپ نے ذرا جوش زیادہ دکھایا ہے۔ اور آپے سے ذرا زیادہ باہر ہو ہو گئے ہیں۔

اپنے بزرگوں کے ان کارناموں کو بھی جو وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے خلاف سرانجام دیتے رہے ہیں۔ آپ کے "نہایت پیارے محمود" کے ذمہ لگانے کی وہی ناکام کوشش کی ہے۔ جو "پیغام صلح" کے ایڈیٹر صاحب نے کی ہے۔ اور اسی طرح جس طرح پیغامیوں کے دیگر بزرگ پیشوا پہلے کرتے رہے ہیں۔ وہی خواجہ کمال الدین صاحب کے نام خلیفہ اول رضؓ کے خط کا کٹ پیونٹ کیا ہوا حوالہ آپ نے بھی پیش کیا ہے۔ حالانکہ ہم نے "پیغام صلح" کے ایڈیٹر سے کہا تھا۔ کہ اس سے پہلے کے الفاظ بھی جن سے پیغامیوں کے بزرگوں کی قلعی کھلتی ہے۔ وہ ذرا پیش کریں۔ وہ تو کیا کریں گے۔ ہم ہی کر دیتے ہیں۔

"مجھے ابتداءً آپ لوگوں نے دبایا۔ مدت تک اسی مصیبت میں رہا۔ جب بھی نکلنا چاہا۔ رنگ برنگ مالی بدظنی ہوتی رہی۔ آخر بحمد اللہ نجات ملی الحمد للہ رب العالمین۔ پھر باہم تنازعے شروع ہوئے........"

نور الدین ۱۳ر مئی ۱۹۱۳ء

پیغام ۱۲ اپریل ۱۹۱۳ء

اب ابوالمنصور صاحب بتائیں۔ کہ جو الفاظ انہوں نے نقل کئے ہیں۔ ان کے کیا معنی بنتے ہیں۔ ابوالمنصور صاحب نے بھی خلیفہ اول رضؓ کی محبت میں سرشار ہو کر نعرہ انا الحق لگایا ہے۔ کہ

"مولانا مرحوم ہمارے بہت ہی واجب الاحترام بزرگ ہیں۔ ان کی شان میں اگر آپ کوئی کلمۂ تخویف مُنہ سے نکالیں گے۔ تو انشاء اللہ ہم سے مُنہ توڑ جواب لیں گے۔" ("پیغام صلح" مورخہ ۲۹ر اگست ۱۹۵۶ء)

ہم نے الفضل میں کئی حوالے پیش کئے ہیں۔ کہ یہ بزرگ خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے عہد میں ان کے خلاف کیا کیا کارروائیاں کرتے رہے ہیں۔ اور خلافت کے متعلق ان دوستوں کا کیا نظریہ تھا۔ اگر وہ کافی نہ سمجھے گئے ہوں۔ تو ذیل میں ایک مزید حوالہ پیش ہے:۔

"تمہارا مال جو میرے پاس نذر کے رنگ میں آتا تھا۔ اس سے پہلے اپریل ۱۹۱۱ء تک میں اسے مولوی محمد علی کو دے دیا کرتا تھا۔ مگر کسی کو (محمد علی نے) غلطی میں ڈالا اور اس نے کہا کہ یہ روپیہ ہمارا ہے اور ہم اس کے محافظ ہیں۔ تب میں نے محض خدا کی رضا کے لئے اس روپیہ کو دینا بند کر دیا۔ کہ میں دیکھوں۔ یہ کیا کر سکتے ہیں۔ ایسا کہنے والے نے غلطی کی۔ نہیں بے ادبی کی۔ اسے چاہیئے۔ کہ وہ توبہ کرلے۔ میں پھر کہتا ہوں۔ کہ وہ توبہ کرلے۔ اب بھی توبہ کرلیں۔ ایسے لوگ اگر توبہ نہ کریں گے تو ان کا انجام اچھا نہ ہوگا۔" (اخبار بدر یکم فروری ۱۹۱۲ء صـ۳)

(فرستادہ مکرم عبد الکریم صاحب ورک منشی اسمبلی ہال پشاور)

فرمایئے جناب ابوالمنصور صاحب کیا آپ اپنے بزرگوں سے بھی بڑھ کر خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت کرتے ہیں؟

اب ایک دوسری طرح سوچیئے اور فرمایئے۔ مولوی محمد علی صاحب کا نذر پر اعتراض جائز تھا یا ناجائز۔ اگر آپ کہیں گے۔ کہ ناجائز تھا۔ تو ظاہر ہے کہ آپ کے بزرگ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کو ناجائز طور پر تنگ کرتے تھے۔ اور ان پر ناجائز الزام لگاتے تھے۔ اس کے برعکس اگر آپ کہیں کہ مولوی محمد علی صاحب کا اعتراض جائز تھا۔ تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ خلیفہ پر جائز اعتراضات کو بھی ناجائز سمجھتے تھے۔ اور ایسا کرنے والوں کی غلطی ہی نہیں بلکہ بے ادبی خیال کرتے تھے۔ اور انہیں توبہ کی ہدایت فرماتے تھے۔ ورنہ ان کا انجام اچھا نہیں۔

فرمایئے ایسی صورت میں خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی خلافت (نعوذ باللہ) پاپائیت تھی یا نہیں؟ اپنے مضمون کو پڑھ کر فیصلہ کیجئے۔

آپ کیا جواب دیں گے۔ اصل بات وہی ہے۔ "ابیٰ واستکبر"

"پیغام صلح" کے اسی پرچہ میں جس میں ابوالمنصور صاحب کا مضمون شائع ہوا ہے۔ "حضرت مولانا نورالدین صاحب کی شان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں" کے زیر عنوان (کتاب حمامۃ البشریٰ صـ۵ ترجمہ از عربی) کا حوالہ شائع ہوا ہے۔ اس حوالہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کی تعریف میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ الفاظ بھی فرمائے ہیں:۔

"اس نے اعلائے حق کے لئے مختلف وجوہات سے بہت مال خرچ کیا ہے۔"

یہ تھے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ جن کے متعلق مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے "نذر" کے روپیہ کا اعتراض کیا۔ کتنی سنگدلی ہے؟ مگر آج اچانک "پیغامی" آپ کی تعریفوں کے حوالے نکال نکال کر اپنی محبت جتا رہے ہیں۔ محض اس لئے کہ آپ کے "نہایت پیارے محمود" کے ساتھ جو فطری کینہ انہیں ہے۔ اس کی تسکین اس طرح کی جائے۔ کہ آپ پر بہتان لگایا جائے۔ کہ آپ نے نعوذ باللہ خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی یہ کہہ کر توہین کی ہے۔ کہ قیامت کے دن اپنے بیٹوں کے اعمال کے خیال سے آپ کا سر ندامت سے جھک جائیگا۔ گویا ابوالمنصور اور پیغامیوں کے خیال میں یہ کہنا چاہیئے تھا۔ کہ آپ کا سر خوشی و مسرت سے اونچا ہو جائے گا۔ کیونکہ "پیغامیوں" کے سر اپنی اولاد کے بُرے کام دیکھ کر اونچے ہو جاتے ہیں۔ وہ ذرا ندامت محسوس نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ انہیں غصہ آرہا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز منافقین کے وجود سے اپنی جماعت کی تطہیر کیوں کر رہے ہیں۔ انہیں بھی چاہیئے۔ کہ "پیغامیوں" کی طرح ہر شاتم اور انتشار کو ہوا دینے والے وجود کو بھی اپنے گلے سے لگائے رکھیں۔ اور انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی واحد جماعت کی جڑیں کھودنے کے شغل میں لگا رہنے دیں۔

برادرم آپ کی جماعت تو بنی ہی ایسے لوگوں کے "سمجھوتے" پر ہے۔ جن میں سے اکثر خود رائی کے شکار ہیں۔ یہاں تک کہ اکثر پیغامی کہلانے والے انجمن کو چندہ بھی نہیں دینا چاہتے۔ کہ یونہی خورد برد نہ ہوتا رہے۔ جیسا کہ ڈاکٹر غلام محمد صاحب کی اپیل سے بالبداہت واضح ہے (دیکھو پیغام صلح ۲۹ر اگست ۱۹۵۶ء صـ۶)

ہم آپ کی طرح آپے سے باہر ہو کر بے بنیاد الزامات نہیں لگاتے۔ ہم تو جو کہیں گے۔ واقعات کی بناء پر کہیں گے۔ ہمیں آپ کی طرح غصہ میں اندھے ہو کر گالیاں دینا نہیں آتیں۔ آپ اور آپ کے بزرگ نصف صدی سے خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے "نہایت پیارے محمود" کو گالیاں دیتے چلے آئے ہیں۔ اس سے حضور کا یا جماعت کا کچھ نہیں بگڑا۔ بلکہ آپ کی رہنمائی میں جماعت دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتی چلی گئی ہے۔ اور خلافت کی بنیاد جس کو آپ اکھاڑنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہے ہیں۔ گہری سے گہری ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اور اس شجرۂ طیبہ کی شاخیں مشرق سے مغرب اور جنوب سے شمال تک پھیلتی چلی جا رہی ہیں۔

آخر میں ہم ابوالمنصور صاحب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ غصہ تھوک دیجئے۔ خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے "نہایت پیارے محمود" کو گالیاں دینے سے نہ آپ کے پہلوں نے کوئی نفع پایا ہے۔ اور نہ آپ پائیں گے۔

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں منعقد ہونیوالے ورزشی مقابلہ جات

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع منعقدہ ۱۹، ۲۰، ۲۱ اکتوبر میں مندرجہ ذیل ورزشی مقابلہ جات ہوں گے۔ قائدین و زعماء کرام کو چاہیئے۔ کہ وہ پوری مستعدی کے ساتھ مندرجہ مقابلہ جات کی تیاری شروع کر دیں۔

اجتماعی مقابلے:۔ کبڈی۔ والی بال۔ فٹ بال۔ ہیرو ڈبہ۔ رسہ کشی۔ انفرادی مقابلے:۔ ۱۰۰ گز۔ ۲۲۰ گز۔ ۴۴۰ گز کی دوڑیں۔ لمبی چھلانگ۔ اونچی چھلانگ۔ کلائی پکڑنا۔ گولہ پھینکنا۔ ان مقابلہ جات کے علاوہ پیغام رسانی۔ مشاہدہ معائنہ کے مقابلے بھی ہوں گے۔ پرچہ ذہانت جو کہ دلچسپ اور علمی سوالات کا مرقع ہوتا ہے۔ بھی خدام کی طبع آزمائی کے لئے پیش کیا جائیگا۔ ٹیموں اور انفرادی

"پیغام صلح" کی راست گفتاری کی حقیقت

از مکرم سید احمد علی صاحب سیالکوٹی مولوی فاضل

آجکل کے فتنہ منافقین کا ذکر کرتے ہوئے اخبار "پیغام صلح" ۸ اگست رقمطراز ہے کہ:-

"میاں صاحب کو یہی خیال گذر رہا ہے کہ کئی سال سے جماعت احمدیہ لاہور نے انہیں مخاطب نہیں کیا۔ معلوم ہوتا ہے وہ دم خم اب اس میں باقی نہیں رہا۔ جو آج سے کچھ سال پہلے تھا۔ جب ان کے عقائد و اعمال پر پیغام میں تنقید کی جاتی تھی۔ اس لئے وہ فتنہ منافقین کی آڑ میں وہ بار بار پیغامیوں پر برس رہے ہیں۔"

(پیغام صلح لاہور ۸ اگست ۱۹۵۶ء صفحہ ۳)

میں ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ان کا یہ بیان مغالطہ دہی کے لئے نہیں۔ تو وہ "کئی سال" کی تعیین کریں کہ کس کس سال میں ان کے اخبار نے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ اور آپ کے متبعین کے حق میں نیش زنی سے اجتناب و احتراز کیا ہے؟ اگر وہ اس کی تعیین کریں گے۔ تو میں نمبر وار بتاؤں گا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کی وفات کے بعد بھی یعنی ۱۹۵۱ء ۱۹۵۲ء ۱۹۵۳ء ۱۹۵۴ء و ۱۹۵۵ء میں اخبار "پیغام صلح" ڈنگ مارنے سے کبھی نہیں چوکا۔ اور یہ کہ ایڈیٹر پیغام صلح کا یہ بیان سراسر فریب ہے کہ "کئی سال سے جماعت احمدیہ لاہور نے انہیں مخاطب نہیں کیا۔"

ہاں اس میں شک نہیں۔ کہ وہ رنگ شدت کی مخالفت کا گزشتہ چند سالوں میں نہیں پایا گیا۔ جو اس سے پہلے پیغام صلح میں پایا جاتا تھا۔ مگر اس کا سبب بھی بعض مخصوص وجوہات تھیں مثلاً

(۱) خود لاہوری جماعت کے اندر ایسی خلفشار پیدا ہو گئی تھی۔ کہ ان کو کچھ سوجھتا نہ تھا۔ بجز اس کے کہ پیغامیوں کی دونوں پارٹیاں ایک دوسرے کے خلاف زور آزمائی کریں۔ مخالفانہ اشتہارات اور پمفلٹ ہی نہیں بلکہ مقدمات تک نوبت پہنچ گئی تھی (پیغام ۲۰ مارچ ۱۹۵۴ء و ۵ مئی ۱۹۵۴ء) مزید ڈاکٹر اللہ بخش صاحب پیغامی ۲۳ مارچ ۱۹۵۵ء کے پیغام صلح میں یوں لکھتے ہیں کہ:-

"جب اکتوبر ۱۹۵۱ء میں حضرت مولانا (محمد علی) مرحوم کی وفات ہوئی۔ تو اس کے بعد تین سال تک جو واقعات اس جماعت (پیغامی) کو پیش آئے۔ انہیں دیکھ کر نہ صرف غیر اور معاند اصحاب بلکہ خود جماعت کے خیر خواہ اور ممبر حضرات بھی یقین کر بیٹھے تھے۔ کہ واقعی اس جماعت کے ختم ہونے کا وقت آ پہنچا ہے"۔

"اب ۱۹۵۴ء میں وہ (دینی) مقاصد کا سلسلہ لاہور میں بھی ختم ہوتا نظر آ رہا تھا۔"

"جماعت احمدیہ کے وہ احباب جو ۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۴ء تک اندرونی واقعات سے واقف ہیں خوب جانتے ہیں کہ باہمی اتحاد و صلح کی تمام کوششیں اور تدبیریں کیونکر ناکام ہو کر رہ گئی تھیں" (پیغام صلح ۲۳ مارچ ۱۹۵۵ء صفحہ ۸)

گویا اگر پیغامی اخبار جماعت احمدیہ کے خلاف پہلے کی طرح زبان طعن دراز نہیں کر سکا۔ تو اس کی وجہ وہ اندرونی مجبوری تھی۔ کہ جبکہ بقول پیغام صلح پیغامی گروہ حفرۃ من النار میں داخل اور لعنت کا شکار بن چکا تھا۔ جیسا کہ ان ایام کے ذکر میں "پیغام صلح" خود اقراری ہے کہ:-

"کیا آج ہم اس اخوۃ کو تار تار کر کے اس حفرۃ من النار میں داخل نہیں ہو رہے۔ اور وہ لعنت جس سے ہمیں نجات دلائی گئی تھی۔ ہمارے گلے کا ہار نہیں ہو رہی۔ اب ہم میں اور دوسروں میں کیا مابہ الامتیاز باقی رہ گیا"

پھر لکھا ہے کہ

"افسوس ہم میں للہیت نہ رہی جس کا ثبوت یہ جھگڑا ہے۔ جس نے ہم کو ملکر کام کرنے سے روک دیا۔"

اور یہاں تک اعتراف کیا کہ

"افسوس دنیا ہمارے دین پر غالب آگئی۔ ہماری ساری طاقت تخریب پر صرف ہو رہی ہے۔ اس صورت میں کام کیسے ہو"

(اخبار پیغام صلح ۸ ستمبر ۱۹۵۴ء صفحہ ۲)

پھر اسی پر بس نہیں پیغامیوں کی اندرونی حالت اتنی ناگفتہ بہ ہو چکی تھی۔ کہ ڈاکٹر شیخ عبد اللہ صاحب امام مسجد ووکنگ جو سات سال کے بعد واپس آئے تھے اور کم از کم سات ماہ پاکستان اپنے اعزہ وغیرہ کے پاس رہنا چاہتے تھے۔ جیسا کہ انہوں نے کراچی میں ایک خطبہ جمعہ میں بیان کیا ہے۔ وہ یہاں بمشکل تین ماہ ٹھہر سکے۔ اور واپس چلے گئے ان کے ایک دو فقرے ملاحظہ ہوں۔

"میں تقریباً سات ماہ کے لئے پاکستان آیا تھا۔ لیکن چند اندرونی اور بیرونی وجوہ کی بناء پر میں نے بالآخر یہ فیصلہ کر لیا کہ میں تین ہی مہینہ کے بعد واپس اپنے کام پر چلا جاؤں۔ مجھے یہاں اپنے اندرونی اختلافات کو دیکھ کر بڑا صدمہ ہوا ہے۔" (پیغام صلح ۱۰ فروری ۱۹۵۴ء صفحہ ۳)

کیا ایڈیٹر پیغام صلح انہی سالوں کا ذکر کرتے ہیں۔ کہ وہ جماعت احمدیہ اور ان کے امام کے خلاف زبان درازی نہیں کرتے رہے۔ جبکہ ان کی ہر پارٹی کی طاقت تمام تر اندرونی خلفشار پر صرف ہو رہی تھی۔

اور یہ ان کا اندرونی فتنہ جس کے سرغنہ شیخ میاں محمد صاحب بیان کئے جاتے تھے اس قدر طول پکڑ گیا تھا۔ کہ بعض نے دھمکیاں دیں کہ اگر دسمبر ۱۹۵۴ء تک باہمی صلح نہ ہوئی تو

"وہ خود قتل ہو جائیں گے اور جلسہ (دسمبر ۱۹۵۴ء) کرنے والوں کو قتل کر دیں گے۔" (پیغام صلح ۳۰ نومبر ۱۹۵۴ء) گویا جب قتل و غارت تک نوبت آنے لگی۔ تو مجبوراً باہمی مصالحت دسمبر ۱۹۵۴ء کے پہلے ہفتہ میں کر کے اخبار میں اس کا اعلان کرنا پڑا۔ اندریں حالات اگر پیغامی مضمون نگار

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اگر خواہی نجات از مستی نفس
بیا در ذیل مستان محمد

"انسان کو حقیقی طور پر اس وقت نجات یافتہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ جب اس کے تمام نفسانی جذبات جل جائیں۔ اور اس کی رضا خدا کی رضا ہو جائے۔ اور وہ خدا کی محبت میں ایسا محو ہو جائے۔ کہ اس کا کچھ بھی نہ رہے۔ سب خدا کا ہو جائے۔ اور تمام قول اور فعل اور حرکات اور سکنات اور ارادات اس کے خدا کے لئے ہو جائیں اور وہ دل میں محسوس کرے۔ کہ اب تمام لذات اس کی خدا میں ہیں۔ اور خدا سے ایک لمحہ علیحدہ ہونا اس کے لئے موت ہے۔ اور ایک نشہ اور سکر محبت الٰہی کا ایسے طور سے اس میں پیدا ہو جائے کہ جس قدر چیزیں اس کے ماسوا ہیں۔ سب اس کی نظر میں معدوم نظر آئیں۔ اور اگر تمام دنیا تلوار پکڑ کر اس پر حملہ کرے۔ اور اس کو ڈرا کر حق سے علیحدہ کرنا چاہے تو وہ ایک مستحکم پہاڑ کی طرح اسی استقامت پر قائم رہے۔ اور کامل محبت کی ایک آگ اس میں بھڑک اٹھے۔ اور گناہ سے نفرت پیدا ہو جائے۔"

نیش زنی نہیں کر سکے تو صرف اس لئے کہ "عصمت بی بی است از بیچارگی"

(ب)، پھر ایک اہم روک ان کے زیادہ نیش زنی نہ کر سکنے میں یہ تھی۔ کہ بقول میاں محمدؐ صاحب ایک تو خود پیغامیوں میں "جمود کا رونا" تھا۔

(پیغام صلح ۱۴ جون ۵۲ء ص۵)

دوسرے فتنہ احرار اپنے زوروں پر تھا۔ اور سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ نے اپنی جماعت کو یہ ارشاد فرمایا ہوا تھا۔ کہ:-

"ایسے نازک مواقع پر اختلاف کا خیال بھی کرنا ایک خطرناک گناہ ہے۔ اور ایک سخت بے وقوفی ہوتا ہے۔...... ہر ایک اکا دکا احمدی خواہ کہیں بھی ہو۔ اور کسی فریق سے تعلق رکھتا ہو۔ اس کی مدد کرو۔ اور اس کی جان اور اس کے مال کی حفاظت کرو۔"

(الفضل ۲ اگست ۵۲ء بحوالہ پیغام صلح ۶ اگست ۵۲ء ص۱)

اس لئے اگر پیغامیوں نے ان دنوں اپنی نیش زنیوں میں کچھ کمی کی۔ تو وہ حالات کی غیر معمولی معذوری اور مجبوری اور امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ اعلان تھا۔ جو کہ بعض پیغامیوں کو بھی شرم دلانے والا تھا۔

(ج)، جب شیخ میاں محمدؐ صاحب نے لاہوری پارٹی کی صدارت کا نیا عہدہ پایا۔ تو ان کو بھی اس قسم کی مخالفت کر کے ناموری کا شوق پیدا ہوا۔ اور انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بعض خطوط لکھے اور الفضل میں ان کی اشاعت چاہی۔ (پیغام صلح ۲۶ نومبر ۵۲ء) تو حضور نے ان کو جواب دیا۔ کہ یہ کھیل ان کا بہت پرانا ہو چکا ہے۔ گویا چونکہ حضور اور حضور کے خدام نے ان کو منہ لگانا چھوڑ دیا تھا۔ اس لئے "پیغام صلح" پہلے کی طرح زبان درازی نہ کر سکا۔

(د)، ۵۲ء اگر فتنہ و فساد کا زمانہ تھا۔ تو ۵۳ء کا ابتداء مارشل لاء کا۔ اور آخر ۵۳ء تحقیقاتی عدالت کی کارروائی کا جبکہ پیغامیوں کو اپنی مجلس مشاورت کو بھی ملتوی کرنا پڑا تھا۔ (پیغام صلح ۱۲ اگست ۵۳ء ص۲)

اور اس عرصہ میں ایڈیٹر پیغام صلح نے اپنے دس عدد "مضمون نگار" کو نام لے لے کر اکسایا۔ کہ وہ کیوں "خاموش" ہیں۔ مضمون لکھا کریں۔

(پیغام صلح ۸ جولائی ۵۳ء)

مگر پھر بھی چنداں اثر نہ ہوا۔

خلاصہ یہ کہ بقول ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب پیغامی ۱۹۵۱ء میں اس کے قائد اول ۴

۵ حضرت مولانا محمد علی مرحوم کی وفات پر اس میں کیسا داخلی خلفشار پیدا ہوا؟ پھر ایک سال بعد ہی ۵۳ء میں کیسا زبردست بیرونی ابتلا آیا۔"

(پیغام صلح ۱۸ جنوری ۱۹۵۶ء ص۳)

اس لئے اخبار "پیغام صلح" زیادہ نیش زنی نہ کر سکا۔ اور کچھ ملکی حالات بھی ان کو شرمندہ و نادم کرتے ہوں گے۔ اس لئے وہ زیادہ مخالفت سے معذور رہا۔ لیکن یہ حقیقت ہے۔ کہ پھر بھی کوئی سال ایسا ہرگز نہیں گزرا۔ جس میں پیغام صلح کے اندر جماعت احمدیہ اور ان کے مقدس امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف لکھنے سے احتراز کیا گیا ہو۔ اس لئے "پیغام صلح" کا یہ بیان محض فریب اور مغالطہ دہی ہے۔ کہ:-

"میاں صاحب کو بھی خیال گزر رہا ہے۔ کہ کئی سال سے جماعت احمدیہ لاہور نے انہیں مخاطب نہیں کیا...... جب ان کے عقائد و اعمال پر "پیغام صلح" میں تنقید کی جاتی تھی۔" میں "پیغام صلح" کے فائلوں سے ان کے اس بیان کی واضح طور پر تردید کرنے کو تیار ہوں۔ ایڈیٹر صاحب بتائیں کہ کس کس سال میں وہ نیش زنی سے باز رہے تھے؟

حضرت مصلح موعودؓ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عشق

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے ✤ کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے

(المصلح الموعودؓ)

(از مکرم امین اللہ خان صاحب سالک جامعۃ المبشرین ربوہ)

حقیقی عشق کو اگر کوشش کے باوجود چھپایا نہیں جا سکتا۔ تو جھوٹے عشق کی حقیقت بھی کبھی چھپ نہیں سکتی۔

جھوٹے عاشق کا اول تو کردار ہی اپنی گفتار کے مطابق نہ ہوگا۔ دوسرے وہ اپنے محبوب کا مصائب و مشکلات کے وقت کبھی بھی ساتھ نہ دے گا۔

اسی معیار پر حضرت مصلح موعود کے عشق کو اگر جانچ لیا جائے۔ تو آپ کے حقیقی عشق کی صداقت واضح ہو جاتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جو بے پناہ حقیقی عشق ہے اس کا اندازہ آپ کے اقوال و افعال سے بخوبی ہو سکتا ہے۔ خواہ منثور کلام کو لیجئے۔ یا منظوم کو ہر ایک فقرہ اور ہر ایک شعر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خاطر ہی کہا گیا ہے۔ آپ کے اعمال و افعال کو دیکھئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عزت و ناموس کی خاطر اور آپ کی امت و جماعت کی حمایت میں آپ نے وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں جنہیں تاریخ کبھی بھی فراموش نہیں کر سکتی۔ آپ اپنی اس محبت کی وجہ بھی خود ہی تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"مجھے میرا مولا پیارا ہے اور مجھے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی پیارا ہے۔ کیونکہ وہ میرے مولا کا سب سے بڑا عاشق اور دلدادہ ہے۔ اور جسے جس قدر میرے رب سے زیادہ الفت ہے۔ مجھے بھی وہ اسی قدر عزیز ہے۔ اللّٰھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید"

(سیرت النبیؐ صفحہ ۹۹)

اس عبارت سے آپ کی للّٰہی محبت کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔ مشتے از خروارے چند ایک تحریرات درج ذیل ہیں، حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روحانی تاثیر کے متعلق لکھتے ہیں:-

"اللہ اللہ کیا پاک وجود تھا۔ آپ حسن اخلاق برتتے تب لوگوں کو نصیحت کرتے۔ آپ بد کلامی سے بچتے تب دوسروں کو بھی اس سے بچنے کے لئے حکم دیتے۔ اور یہی وہ کمال ہے۔ کہ جس کے حاصل ہونے کے بعد انسان کامل ہو سکتا ہے۔ اور اسکی زبان میں اثر پیدا ہوتا ہے۔ اب لوگ چلا چلا کر مر جاتے ہیں۔ کوئی سنتا ہی نہیں۔ نہ ان کے کلام میں اثر ہوتا ہے۔ نہ کوشش میں برکت۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ وہ خود عامل نہیں ہوتے۔ لوگوں کو کہتے ہیں۔ مگر رسول کریمؐ خود عامل ہو کر لوگوں کو تبلیغ کرتے جس کی وجہ سے آپ کے کلام میں وہ تاثیر تھی کہ تیئیس سال میں لاکھوں آدمیوں کو اپنے رنگ میں رنگین کر لیا۔" (سیرت النبی ص۱۱)

حضرت فضل عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ

"ہمارے ہادی اور رہنما آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو رحمۃ للعالمین ہو کر آئے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو کل دنیا کے لئے اسوہ حسنہ قرار دیا ہے۔ اس لئے آپ نے ہمارے لئے جو نمونہ قائم کیا۔ وہی سب سے درست اور اعلیٰ ہے۔ اور اس قابل ہے۔ کہ ہم اسکی نقل کریں۔" (سیرت النبی ص۱۶۶)

اور پھر فرماتے ہیں:-

پس اگر روحانیت کا دنیا میں کوئی شخص قابل اتباع ہو سکتا ہے۔ تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتے ہیں۔" (ایضاً ص۲۰۶)

حضرت عائشہ رضؓ کی حدیث ما خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین امرین الا اخذ الیسر ھما ما لم یکن اثما فان کان اثما کان ابعد الناس منہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور لکھتے ہیں:-

"یہ وہ کمال ہے جس سے آپ کی ذات تمام انبیاءؑ پر فضیلت رکھتی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے رنگ میں کامل تھے۔ لیکن آپ ہر رنگ میں کامل تھے۔ کوئی پہلو بھی تو انسانی زندگی کا ایسا نہیں۔ جس میں آپ دوسروں سے پیچھے ہوں۔ یا ان کے برابر ہوں۔ ہر بات میں کمال ہے۔ اور دوسروں سے بڑھ کر قدم مارا ہے۔ اور ہر خوبی کو اپنی ذات میں جمع کر لیا ہے۔" (" ص۱۲۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے منظوم کلام کو دیکھا جائے۔ تو قدم قدم اور روش روش پر مدح رسولؐ کے گلہائے رنگا رنگ دکھائی دیتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہشات ملاحظہ ہوں:-

رسول اللہؐ ہمارے پیشوا ہوں
ملے توفیق ان کی اقتدا کی
بنیں ہم بلبلِ بستانِ احمدؐ
رہے برکت ہمارے آشیاں میں
بنیں ہم سب کے سب خدام احمدؐ
کلام اللہ پھیلائیں جہاں میں

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عشق میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا حال ملاحظہ ہو:-

محمد میرے تن میں مثلِ جاں ہے
یہ ہے مشہور جاں ہے تو جہاں ہے
یا محمد دلبرم از عاشقانِ روئے تست
مجھ کو بھی اس سے ملا دے ناں ملا دے آج تو
من تو شدم تو من شدی تا کس نہ گوید بعد ازیں
من دیگرم تو دیگری

کا حال اس شعر سے عیاں ہے۔

میرے دل میں محمد تو اس کے دل میں میں
مجھے پیامبروں کے پیام سے کیا کام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اعلیٰ و ارفع شان کے متعلق فرماتے ہیں:-

فرش سے جا کر لیا دم عرش پر
مصطفےٰ کی سیرِ روحانی تو دیکھ
کھولا ہے کس تدبر سے باب لقائے دلربا
آئے ہیں کس انداز سے اوڑھے ردائے المرسلیں
یا صدق محمد عربی ہے یا احمد ہندی کی ہے وفا
باقی تو پرانے قصے ہیں زندہ ہیں یہی افسانے دو
تم امت محمدؐ خیر الرسل سے ہو
ہے لطف فضل تم پہ اسی مہرباں کا

حضور نے عملاً جان ۔ مال اپنی ہر عزیز ترین متاع کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر قربان کرنے سے کبھی دریغ نہیں کیا۔ مندرجہ ذیل آپ کا منظوم کلام بھی اس پر شاہد ہے:-

محمدؐ پہ ہو جان قرباں ہماری
کہ وہ کوئے دلدار کا راہنما ہے
کروڑوں جاں ہو تو کر دوں فدا محمدؐ پر
کہ اس کے لطف و عنایات کا شمار نہیں
دیکھ لینا ایکدن خواہش بر آئیگی مری
میرا ہر ذرہ محمدؐ پر فدا ہو جائے گا
کچھ اپنے تن کا فکر ہے مجھ کو نہ جان کا
دین محمدی کے لئے مر رہا ہوں میں

پھر آنحضرت صلعم کے لئے ہی نہیں بلکہ آپ کی امت و جماعت کے لئے بھی آپ کو بے حد فکر رہتا ہے۔

غم جماعتِ احمد نہیں سنبھالا جاتا
یہ آگ وہ ہے کہ جس نے جلا دیا مجھکو
گیا ہوں سوکھ غم ملت محمدؐ میں
رہا نہیں ہے مرے جسم میں لہو باقی
ملت احمد کے ہمدردوں میں غمخواروں میں ہوں
بیوفاؤں میں نہیں ہوں میں وفاداروں میں ہوں

جو برکت آپ کو حاصل ہوئی ہے وہ آنحضرت صلعم کے ہی فیض سے ہے۔

بیمار روح کے لئے خاک شفا ہوں میں
ہاں کیوں نہ ہو کہ خاک در مصطفےٰ ہوں میں
عشق خدا کی مے سے بھرا جام لائے ہیں
ہم مصطفےٰ کے ہاتھ پہ اسلام لائے ہیں

زمین کو آپ نہ افلاک سے بھی زیادہ فضیلت دیتے ہیں۔ نہ صرف اسلئے کہ آپ کے حبیب آنحضرت صلعم اسی پر ظاہر ہوئے۔

اسی پر ہوئے ظاہر محمد مصطفےٰ اسکا ہو دی
بالا نہ افلاک سے کر دیا میری زمیں

آنحضرت صلعم کی اتباع کا نتیجہ؟

نقش پا پر جو محمدؐ کے چلے گا ایک دن
پیروی سے اسکی محبوب خدا ہو جائیگا

آنحضرت صلعم کے عشق و محبت کی وجہ سے جو مقام آپ کو حاصل ہے۔ اس کی بنا پر دشمن کو واضح طور پر چیلنج دیتے ہیں۔

مرے پکڑنے پہ قدرت کہاں تجھے صیاد
کہ باغ حسن محمد کی عندلیب ہوں میں

آنحضرت صلعم کے منکر کے متعلق آپ کی رائے یہ ہے

ہاں جو مانے احمد مرسل کی بات بھی
کیا اعتبار ایسے شقی کی زبان کا

دین محمدی کے مقابل پر دیگر ادیان کی کیا حیثیت ہے؟ مقابلہ دین مصطفےٰ کا یہ دیگر ادیان کیا کریں گے۔

ہیں مردہ نبیوں کے مردہ مذہب پیٹ
دکھوا انہیں کفن میں آپ کے نزدیک نجات

اور کامیابی کا صرف اور صرف یہی طریق ہے کہ آنحضرت صلعم سے اپنے آپ کو وابستہ کر لیا جائے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

اے دوست دامن تھام لیں ہم مصطفےٰ کا زور سے
ہے اک یہی بچنے کی راہ ہے اگ یہی حبل المتین

آپ دوسرے لوگوں کو بھی ہدایت کرتے ہوئے یہی کہتے ہیں

بجا لاؤ احکام احمد خدا را
ذرا سی بھی گر تم میں بوئے وفا ہے
دل پھر مخالفانِ محمدؐ کے توڑ دو
پھر دشمنان دین کو تم بے زبان کرو

نونہالان جماعت سے خطاب کرتے ہوئے بھی فرمایا:۔

دشمنی نہ ہو محبان محمدؐ سے تمہیں
جو معاند ہیں تمہیں ان سے کوئی کام نہ ہو

اپنے خدام کے لئے بھی یہی دعا کرتے ہیں

حاکم رہے دلوں پہ شریعت خدا کرے
حاصل ہو مصطفےٰ کی رفاقت خدا کرے
ہو وہ فضل و کرم وہ رث ایمان وہ بڑی
عاشق احمد محبوب خدا ہو جاؤ

آنحضرت صلعم کی خاطر اللہ تعالےٰ سے التجا کرتے ہوئے کہتے ہیں

آپ آکے محمد کی عمارت کو بنائیں
ہم کفر کے آثار کو دنیا سے مٹائیں

آنحضرت صلعم کے لئے آپ کی خدا کے حضور دلی دعائیں ملاحظہ ہوں۔

محمد عربی کی ہو آل میں برکت
ہو اس کے حسن میں برکت جمال میں برکت
ہو اس کی قدر میں برکت کمال میں برکت
ہو اس کی شان میں برکت جلال میں برکت
شیطان کی حکومت مٹ جائے اس جہاں سے
حاکم تمام دنیا پہ میرا مصطفےٰ ہو
بطحا کی وادیوں سے جو نکلا تھا آفتاب
بڑھتا رہے وہ نور نبوت خدا کرے
قائم ہو پھر سے حکم محمد جہان میں
ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

پھر حضرت امیر المومنین نے آنحضرت صلعم کے کئی ایک احسانات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ایک مسلسل نظم لکھی ہے ؎

دید کی راہ بتائی تھی، ہے تیرا احسان
اس کی تدبیر سجھائی تھی، ہے تیرا احسان
تو نے انساں کو انسان بنایا پھر سے
ورنہ شیطان کی بن آئی تھی، ہے تیرا احسان

ایک اور نظم بھی آپ نے لکھی ہے جس میں آنحضرت صلعم سے اپنے عاشقانہ اور والہانہ جذبات کا اظہار کیا ہے۔ آپ کے بلند ترین مقام کے متعلق روشنی ڈالی ہے اور آپ کے دشمنوں کو منہ توڑ جواب دیا ہے۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

محمدؐ پہ ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا راہنما ہے
مرا دل اس نے روشن کر دیا ہے
اندھیرے گھر کا میرے وہ دیا ہے
مرا ہر ذرہ ہو قربان احمدؐ
مرے دل کا یہی اک مدعا ہے
اسی کے عشق میں نکلے مری جاں
کہ یاد یار میں بھی اک مزا ہے
مجھے اس بات پر ہے فخر محمود
مرا معشوق محبوب خدا ہے
سنو اے دشمنان دین احمد
نتیجہ بدزبانی کا برا ہے
ہمارے انبیاء کو گالیاں دو
پھر اس کے ساتھ دعوی صلح کا ہے
گریبانوں میں اپنے منہ تو ڈالو
ذرا سوچو اگر کچھ بھی حیا ہے
ہماری صلح تم سے ہو گی کیونکر
تمہارے دل میں جب یہ کچھ بھرا ہے
محمدؐ کو برا کہتے ہو تم لوگ
ہماری جان و دل جس پر فدا ہے
محمدؐ جو ہمارا پیشوا ہے
محمدؐ جو کہ محبوب خدا ہے
ہو اس کے نام پر قربان سب کچھ
کہ وہ شاہنشہ ہر دوسرا ہے
اسی سے مرا دل پاتا ہے تسکین
وہی آرام میری روح کا ہے
خدا کو اس سے مل کر ہم نے پایا
وہی اک راہ دین کا راہنما ہے
پس اس کی شان میں جو کچھ ہو کہتے
ہمارے دل جگر کو چھیدتا ہے
مزا دو بار پہلے چکھ چکے ہو
مگر پھر بھی وہی طرز ادا ہے
خدا کا قہر اب تم پر پڑے گا
کہ ہونا تھا جو کچھ اب ہو چکا ہے

حضور ایدہ اللہ کی چند منثور و منظوم نگارشات اوپر درج کی جا چکی ہیں۔

اب اگر ہم آپ کی عملی زندگی کو ایک طائرانہ نظر سے ہی دیکھیں۔ تو مندرجہ بالا ارشادات کی صحیح تصویر ہمیں آپ کی ہی ذات اقدس سے ملتی ہے۔

واضح طور پر معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ آپ کا چلنا پھرنا اٹھنا بیٹھنا لکھنا پڑھنا کھانا پینا سونا جاگنا غرضیکہ ہر حرکت و سکون محض اللہ اور اس کے رسول کی خاطر ہے۔

آپ ہی کی ذات ہے جس نے آنحضرت صلعم کے نام کو بلند کرنے کے لئے اور آپ کے ذریعہ آئے ہوئے دین کو دیگر تمام ادیان پر غلبہ بخشنے کے لئے چاردانگ عالم میں اپنے سرفروش مجاہد پھیلا رکھے ہیں۔

آپ ہی کی ذات ہے جس نے آنحضرت صلعم کے لائے ہوئے پیغام کی بے نظیر تفسیر فرمائی اور عیسائی مستشرقین کو دندان شکن جواب دئیے۔

آپ ہی کی وہ مبارک ذات ہے جس نے آنحضرت صلعم کی امت کے لئے طرح طرح کی گراں بہا خدمات سرانجام دیں۔

آپ ہی نے ملکانہ میں آریوں کا مقابلہ کرتے ہوئے سینکڑوں مسلمانوں کو شدھی تحریک کی زد سے بچایا۔

آپ ہی نے کشمیری مسلمانوں کو آزادی دلانے کے لئے انتہائی جدوجہد کی۔

آپ ہی نے نہرو رپورٹ پر تبصرہ کر کے مسلمانوں کو ایک آفت عظمیٰ سے بچایا۔

آپ نے ہی پاکستان کے حصول کی خاطر قائد اعظم کو سیاست میں حصہ لینے کیلئے منوایا۔

آپ نے ہی کانگرس کے علی الرغم مسلمانوں کو انگریزی عہدے قبول کر کے آزادی کے حصول کیلئے خدمات بجا لانے کے لئے کہا۔

حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کے لازوال اور بے مثال عشق و محبت میں آپ نے آنحضورؐ کی عزت و ناموس، آپ کے لائے ہوئے پیغام اور آپ کی امت کے لئے وہ گراں بہا اور بیش بہا خدمات سرانجام دی ہیں کہ جن کا حیطہ تحریر میں لانا ناممکن ہے

خدام الاحمدیہ کا سولہواں سالانہ اجتماع

۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء

سالانہ اجتماع کی تیاری مرکز میں شروع ہو چکی ہے۔ عنقریب جملہ مجالس کی خدمت میں ایجنڈا۔ پروگرام اور بجٹ بھجوایا جائے گا

اجتماع کے لئے مجالس کو ابھی سے مکمل تیاری کرنی چاہیئے۔ ہر خادم کے پاس اس کا تھیلہ مع ضروری سامان کے مکمل موجود ہو۔ ورزشی اور علمی مقابلوں کے لئے ابھی سے تیاری کی جائے اور نام مرکز میں بھجوائے جائیں۔ نائب صدر مرکزیہ کے انتخاب کے لئے بھی مجلس مقامی سے مشورہ لیا جائے۔ نمائندگان کا انتخاب کر کے مرکز میں اطلاع بھجوائی جائے۔

سب سے زیادہ ضروری امر یہ ہے کہ چندہ سالانہ اجتماع ہر خادم سے مقررہ شرح کے مطابق وصول کر کے جلد از جلد بھجوایا جائے تا مرکز کے کام نہ رکیں اور اجتماع کی تیاری میں کسی قسم کی روک نہ پیدا ہو۔

نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

مہتممین مال و زعماء صاحبان انصار کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

بعض مجالس انصار اللہ کی طرف سے ان کا چندہ انصار ماہوار جو نصف پائی فی روپیہ شرح سے بشرطیکہ ۲ آنہ ماہوار سے کم نہ ہو مقرر ہے وصول نہیں ہو رہا۔ اسی طرح چندہ تعمیر دفتر انصار اللہ جو گذشتہ شوریٰ انصار میں ہر ایک رکن سے ایک روپیہ سالانہ تین سال تک کے لئے مقرر کیا گیا تھا بہت کم مرکز میں پہنچا ہے اور بعض کی طرف سے ہر دو چندے بالکل مرکز میں پہنچے ہی نہیں۔

چونکہ مرکزیہ مجلس انصار اللہ کا مالی سال آخر اکتوبر میں ختم ہو جاتا ہے۔ یکم نومبر سے نیا سال شروع ہو جائے گا۔ اس لئے مہتمم صاحبان مال اور زعماء صاحبان انصار کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی مجلس انصار اللہ کے ہر ایک رکن سے چندہ تعمیر دفتر۔ اور چندہ انصار ماہوار بہت جلد وصول کر کے داخل خزانہ فرمائیں۔ اسی طرح چندہ سالانہ اجتماع بھی جو ہر ایک رکن پر ۱۲ ؍ ۲ سالانہ مقرر ہے داخل خزانہ ہو جانا چاہیئے۔

چونکہ تعمیر دفتر کا کام سرعت سے جاری ہے اور اجتماع انصار کے انتظامات کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت درپیش ہے۔ اس لئے ان چندوں کو وصول کر کے جلد مرکز میں داخل کرائیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزا — قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

SUPERIOR SERVICES EXAMINATION CLASS

۱۵ ۹/۵۶ تا ۱۵ ۱۱/۵۶۔ آغاز ۳ ۹/۵۶۔ فیس ؍۔۴۰ روپے برائے لازمی مضامین ساری ٹرم کیلئے اختیاری مضامین کی ؍۔۱۰ روپے ماہوار فی مضمون۔ درخواستیں بنام

Adviser Central Superior Services Competitive Examination class, University Oriental College, Lahore.

کمشن آرمی ایجوکیشن کور

عارضی رینک کیپٹن۔ میجر۔ لفٹیننٹ کرنل۔ اقسام کمشن۔

1) Special purposes Short Service Regular Commissions.

2) Direct Temporary Commissions.

شرائط برائے نمبر ۱۔ پوسٹ گریجوایٹ ڈگری انگریزی۔ ریاضی۔ ہسٹری۔ جغرافیہ۔ فزکس یا کیمسٹری (م)

ہفت روزہ فہرست برائے دعا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ

مساجد ممالک بیرون کیلئے چندہ دینے والے حضرات کی فہرست دفتر ہذا کی طرف سے ہفتہ وار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کی درخواست کے ساتھ پیش کی جاتی ہے۔ پس مبارک ہیں وہ دوست جو اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر اپنے محبوب و مقدس امام کی دعائیں اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرتے ہیں۔

وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم سید مسعود احمد صاحب ابن حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ بی۔ اے انگریزی کا امتحان اس ستمبر میں دے رہے ہیں۔ احباب ان کی نمایاں کامیابی کیلئے خاص دعاؤں کی درخواست ہے۔ قریشی فیروز محی الدین شاہد سابق مبلغ سنگاپور

(۲) میری بیوی چھ سال سے بیمار ہے۔ بیہوشی کے دورے پڑتے ہیں۔ بہت بے چینی ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ نیز میرے لڑکے مقبول احمد نے اوورسیری کا آخری امتحان دیا ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ ڈاکٹر عبدالستار شاہ چک ۲۶ ج ب براستہ چنیوٹ

(۳) میری والدہ صاحبہ ہمیشہ رو ضعف دل کی بیماری سے بیمار ہیں اور اب کمزور بہت ہو گئی ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ نیز میرے بھائی سعید احمد کو کئی روز سے بخار آ رہا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفا عطا فرمائے۔ آمین (محمود احمد بیافت پور)

(۴) خاکسار کی اہلیہ بہت بیمار ہیں اور آر۔ پی۔ اے۔ ایف۔ کوہاٹ میں زیر علاج ہیں بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ (غلام نادر کوہاٹ)

(۵) میرا لڑکا منور احمد بوجہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب جماعتہائے احمدیہ بالخصوص درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے لڑکے منور احمد کو شفا کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (مبشر احمد احمدی زرگر چنیوٹ)

(۶) میرا چھوٹا بچہ اسحٰق بعارضہ میعادی بخار بیمار ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس کی کامل صحت کیلئے درخواست ہے۔ محمد ابراہیم شاد احمدی مدرس چھور چک ۱۱ ڈاکخانہ اسٹیشن

(۷) عاجز کی والدہ صاحبہ ایک عرصہ سے بعارضہ ٹی۔ بی سخت بیمار ہیں۔ نیز عاجز خود بھی چند ایک پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ جملہ بزرگان جماعت و درویشان قادیان والدہ صاحبہ کی صحت کاملہ عاجلہ اور بندہ کی پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ شیخ عبدالرشید کاٹن فیکٹری سرگودھا

(۸) میرے والد محترم قریشی محمد نذیر صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ تین چار روز سے بیمار ہیں۔ دوستوں سے التجا ہے کہ وہ ان کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

محمد حمید قریشی کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ

چندہ مسجد ہالینڈ

مکرمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری عبدالحمید صاحب نے اپنے لڑکے عبدالرحمٰن صاحب کی ایل۔ ایل بی میں کامیاب ہونے کی خوشی میں مسجد ہالینڈ کے لئے مبلغ سو روپے ؍۱۰۰ بھجوائے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ امید ہے آئندہ احمدی بہنیں بھی اپنی خوشی کے موقع پر اس مبارک تحریک میں حصہ لیا کریں گی۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

(م) نیز یونیورسٹی۔ ڈگری کالج یا پبلک سکول میں پڑھانے کا تجربہ عمر ۵۰ تک۔ برائے نمبر ۲ اعلیٰ تعلیمی قابلیت اور مندرجہ بالا مضامین میں سے کوئی پڑھانے کا تجربہ۔ عمر کی شرط ندارد۔

درخواستیں مجوزہ فارم میں حسب مقررہ ہدایات بشمول اسناد و فوٹو ۱۵ ۹/۵۶ تک بنام

A. G's Branch (Orgs), G. H. Q. Rawalpindi.

فارم درخواست بھی ان سے طلب ہوں۔ (پاکستان ٹائمز ۲۸ ۸/۵۶)

ناظر تعلیم ربوہ

جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام مختلف مقامات پر سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کامیاب جلسے

پشاور

مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۵۶ء کو ساڑھے چار بجے شب جماعت احمدیہ پشاور کا اجلاس مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں زیر صدارت خان شمس الدین خان امیر جماعت احمدیہ پشاور منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم خان محمد خواص خان صاحب نے فرمائی۔ بعدازاں کلام محمود سے نظم قریشی رشید احمد صاحب نے پڑھی۔ صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ بعدازاں نظم ایک احمدی نونہال وحید احمد نے پڑھی۔ اس کے بعد صوفی غلام محمد صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہمسائے صفائی اور ہمسایوں کے ساتھ حسن سلوک پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مسٹر عطاء اللہ صاحب نے در ثمین سے نظم سنائی۔ بعدازاں مولوی چراغ دین صاحب مربی سلسلہ نے حضور کی قوت قدسیہ پر تقریر فرمائی اور اس میں صحابہ رضی اللہ تعالے علیہم کا حضورؐ سے عشق اور حضور کی اطاعت میں ان کے اعلےٰ درجہ کے نمونہ کو مختلف واقعات سے پیش کیا اور جماعت کو تلقین فرمائی کہ ہمیں بھی کامیابی و کامرانی کو حاصل کرنے کیلئے اپنے امام کے سامنے اسی نمونہ کو پیش کرنا چاہئیے۔ تاکہ ہماری ترقی بھی اسی سرعت سے ہو سکے۔ بعدازاں جلسہ دعا پر برخاست ہوا۔

سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ پشاور

چہور چک نمبر ۱۷ ضلع شیخوپورہ

مورخہ ۲۸ کو بعد از نماز عشاء مسجد احمدیہ میں بصدارت ڈاکٹر غلام قادر صاحب پریذیڈنٹ جماعت جلسہ سیرۃ النبی صلعم منعقد ہوا۔ (۱)

(۲) تلاوت مکرم ماسٹر سید علی صاحب نے کی اور خاکسار نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فارسی کی ایک نظم پڑھی پھر چوہدری محمود احمد صاحب نے نبی کریمؐ کے اخلاق فاضلہ پر ایک مختصر سی تقریر کی۔ ازاں بعد چوہدری ممتاز احمد صاحب نے نبی اکرمؐ کے حالات زندگی بیان کئے۔ پھر چوہدری عطاء اللہ صاحب فاضل نے حضرت نبی کریم صلعم کے مبعوث ہونے کی غرض و غایت بیان فرمائی۔

آخر میں خاکسار نے نبی کریمؐ کے اخلاق اور سیرت کے بارہ میں قرآن شریف و حدیث شریف کی رو سے بیان کیا کہ حضور علیہ السلام ایک اعلےٰ درجہ کے خلق پر قائم تھے اور ہر آن حضورؐ نے اعلیٰ اخلاق کا اظہار فرمایا۔ کچھ حضور کی شادیوں کے بارہ میں بھی مختصر طور پر تقریر کی کہ اس لحاظ سے بھی حضورؐ کا مقام ایک ارفع اور اعلےٰ المقام ہے۔

محمد ابراہیم شاد
سیکرٹری جماعت احمدیہ چہور چک

پاکستان کے سابق گورنر جنرل جناب غلام محمد کو لنڈن ٹائمز کا خراج عقیدت

برطانوی اخبارات نے جناب غلام محمد کی وفات کی خبر کے ساتھ ساتھ تعزیتی شذرات بھی شائع کئے۔

ٹائمز نے تقریباً دو کالم کے تعزیتی شذرات میں مسٹر غلام محمد مرحوم اور قائد اعظم کی شخصیتوں کا تقابلی جائزہ پیش کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ پاکستان کے عالی مرتبت رہنما اور ان کے جانشین گورنر جنرل دونوں عزم صمیم اور ناقابل تسخیر جرأت اور حوصلہ کے مالک تھے۔ اور دونوں کی راہ میں سنگین اور مزمن بیماریاں حائل ہو گئیں۔ وہ دونوں بڑی تندہی اور جانفشانی سے کام کرتے رہے۔ اور انہوں نے ذاتی آرام و استراحت کی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ جناب غلام محمد نے غیر معمولی ہمت و جرأت اور استقلال و پامردی کا مظاہرہ کر کے اپنی مملکت کے سفینے کو جاغنی کشمکش اور انتشار و بدنظمی کے گرداب سے نکال کر اسے ساحل مراد تک پہنچا دیا اور ناخدائی کا حق ادا کر دیا۔ تاریخ میں ان کا نام زندہ جاوید ہو گیا ہے۔

جناب غلام محمد کی سیاسی زندگی کے مفصل حالات بیان کرتے ہوئے ٹائمز نے انہیں پرتپاک خراج عقیدت پیش کیا ہے اور ان تمام سخت اقدامات کی تائید و حمایت کی جو انہوں نے مرکز کی دو وزارتوں کو برطرف کر کے، پہلی دستور ساز اسمبلی کو توڑ کر اور مغربی پاکستان کی وحدت قائم کر کے کئے تھے۔

ٹائمز نے مزید لکھا ہے کہ مسٹر غلام محمد ان ارباب ثلاثہ" میں شامل تھے جنہوں نے پاکستان کو اس کے قیام کے بعد ہی نیست و نابود ہو جانے سے بچا لیا تھا۔

ملک میں یکے بعد دیگرے کئی بحران پیدا ہوئے اور انہوں نے اپنی ابتر ہوتی ہوئی صحت کے باوجود اپنی جرأت، عزم صمیم، فراست اور دور اندیشی سے تمام ناسازگار حالات پر قابو پا لیا۔

جناب غلام محمد مرحوم کے بین الاقوامی زاویہ نظر اور تدبر کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ٹائمز نے لکھا ہے "اس باعزم مرد بیمار کی سیاسی زندگی کا ایک خاص پہلو ان کے وہ غیر ملکی سفر تھے جو انہوں نے اپنے ملک کے مفاد کے پیش نظر کئے تھے۔ مغرب کے جمہوری ممالک اور اسلامی ملکوں سے پاکستان کے تعلقات خوشگوار بنانے کے لئے انہیں جو بھی موقعہ ملتا تھا اسے وہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔ جنوری ۱۹۵۵ء میں بھارت کے یوم جمہوریہ میں شرکت کے لئے بھارتی صدر کی دعوت قبول کر کے انہوں نے ایک قابل تعریف جذبہ کا مظاہرہ کیا تھا۔ خزانہ اور اقتصادی امور کے وزیر کی حیثیت سے ان کا اولین مقصد یہ تھا کہ ان کا ملک ترقی کرے اور خوشحال بنے۔ اس کے بعد ان کی کوشش یہ تھی کہ مشرق وسطےٰ ایک ٹھوس اور ذی حیات اقتصادی وحدت کی حیثیت اختیار کرے اور اس طرح اسلام بھی عالمی مسرت و خوشحالی کو فروغ دینے کا ایک ذریعہ بن جائے۔

بی۔ بی۔ سی نے جناب غلام محمد مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ پاکستان اور بھارت میں دوستانہ تعلقات کے علمبردار تھے۔ مرحوم کے اس مقصد کا ذکر کرتے ہوئے ٹائمز نے لکھا ہے کہ پاکستان کے لئے امریکی فوجی امداد انہی نے حاصل کی تھی اور پنڈت نہرو نے اس امداد پر شدید نکتہ چینی کی تھی۔ اس کے باوجود جناب غلام محمد کی یہ کوشش اسی شدومد سے جاری رہی کہ پاکستان اور بھارت کے تنازعات پر امن گفت و شنید کے ذریعہ طے کئے جائیں۔

مکرم مولوی نورالحق صاحب انور مبلغ امریکہ کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں ایک خط

مولوی عبدالمنان صاحب عمر کا اقرار کہ ان کا غیر مبایعین کے ساتھ خاص تعلق ہے

اور یہ کہ انہوں نے حضور کے مری جانے کی اطلاع مولوی عبدالوہاب صاحب کو دی تھی

ربوہ ۱۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حال ہی میں مبلغ امریکہ مکرم مولوی نورالحق صاحب انور کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مندرجہ ذیل خط موصول ہوا ہے:-

نقل خط مولوی نورالحق صاحب انور مبلغ نیویارک سابق مبلغ افریقہ

نیویارک ۲۵ اگست ۵۶ء۔

سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میرے پیارے آقا! چند روز ہوئے اپنے ایک خط میں عرض کر چکا ہوں کہ مولوی عبدالمنان صاحب عمر کا یہاں سے جلد روانہ ہونے کا ارادہ معلوم ہوتا ہے۔ مولوی صاحب ۱۲ اگست تک باسٹن میں تھے۔ ۱۲ اگست کو باسٹن کے ایک دوست سے معلوم ہوا کہ وہ نیویارک آ رہے ہیں۔ چنانچہ وہ اسی دن یہاں آئے۔ لیکن باوجود کوشش کے مجھے ان کی جائے قیام کا پتہ نہ چل سکا۔ میری ایک کتاب ان کے پاس تھی وہ انہوں نے بذریعہ ڈاک مجھے بھیجی۔ اس کے ذریعہ ان کی جائے قیام کا پتہ چل گیا۔ لیکن فون کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ وہاں سے جا چکے ہیں۔ غالباً ۲۳ اگست کو وہ یہاں سے روانہ ہو گئے ہیں۔ لیکن یہ معلوم نہیں کہ وہ یہاں سے سیدھے پاکستان جائیں گے یا راستہ میں کہیں اور ٹھہریں گے۔ بہرحال نیویارک میں جماعت کا کوئی دوست انہیں ملا تک نہیں جب وہ پہلے جولائی میں یہاں سے گذرے تھے اس وقت بھی سوائے ایک دوست کے ان کو کوئی نہیں ملا تھا۔

میرے آقا! مولوی صاحب کے متعلق ایک دو باتیں اور عرض کرنا چاہتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ جب جولائی میں یہاں نیویارک آئے تھے تو انہوں نے مجھے اپنی ایک تصویر دکھائی جو جہاز میں لی گئی تھی اور مجھے انہوں نے بتایا کہ جہاز میں ایک خاص کنسرٹ (Concert) ہوا تھا۔ اس موقعہ کی یہ تصویر ہے۔ مولوی صاحب تصویر میں صف اول میں بیٹھے تھے۔ عموماً کنسرٹ میں سوائے ناچ اور گانے کے اور کچھ نہیں ہوتا۔

دوسرے باسٹن میں باتوں باتوں میں مولوی صاحب نے مجھے کہا کہ پیغامی اکابرین ان کے ساتھ خاص تعلق رکھتے ہیں ایسا تعلق جماعت کے لوگ بھی نہیں رکھتے اور یہ کہ ربوہ میں بھی پیغامیوں نے یہ تعلق نہیں توڑا اور بعض اوقات پشاور سے ربوہ تک کا سفر بعض پیغامی صرف ملاقات کی خاطر کرتے تھے۔

میں یہ ذکر کرنا پہلے اپنے خط میں بھول گیا تھا کہ مولوی عبدالمنان صاحب عمر نے میرے دریافت کرنے پر اس بات کا اقرار کیا تھا کہ "غالباً میں نے لاہور جا کر مولوی عبدالوہاب عمر صاحب سے یہ تذکرہ کیا تھا کہ حضور مری تشریف لے جا رہے ہیں"۔

مکرم مولوی نورالحق صاحب انور کے اس خط سے دو باتیں بالکل واضح ہو جاتی ہیں۔ اول یہ کہ مولوی عبدالمنان صاحب عمر کے عرصہ سے پیغامیوں کے ساتھ خاص تعلقات ہیں۔

دوم یہ کہ مولوی عبدالمنان صاحب نے ہی لاہور جا کر عبدالوہاب صاحب کو یہ بتایا تھا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مری جانے والے ہیں۔ گویا اس بات کی تصدیق ہوئی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نقل و حرکت کی خبر ایک دوسرے کو پہنچائی جا رہی تھی۔ مولوی عبدالوہاب صاحب نے جو خط اللہ رکھا کو لکھا (جو الفضل میں شائع ہو چکا ہے) وہ صاف بتاتا ہے کہ انہوں نے یہ خط حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نقل و حرکت کا علم ہو جانے کے بعد لکھا۔ مولوی عبدالوہاب صاحب کو یہ علم مولوی عبدالمنان صاحب کے ذریعہ سے ہوا۔ اور قوی شبہ ہے کہ مولوی عبدالمنان صاحب عمر کو یہ علم میاں عبدالرحیم احمد صاحب کی معرفت ہوا۔ کیونکہ مری میں مکان کی تلاش کے لئے وہی گئے تھے اور ان کی واپسی کے بعد ہی یہاں ربوہ میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ حضور ایدہ اللہ مری تشریف لے جائیں گے۔

اگر میاں عبدالرحیم احمد صاحب نے حضور کے مری جانے کا ذکر میاں عبدالمنان صاحب سے نہیں کیا تھا (جیسا کہ وہ کہتے ہیں) تو وہ بتائیں کہ میاں عبدالمنان صاحب کو اس کا علم کیسے ہو گیا؟

درخواست دعا

مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی کے صاحبزادہ منور اختر صاحب اور اعجاز نصراللہ صاحب ابن چوہدری اسداللہ خان صاحب کا ستمبر میں بمقام لندن امتحان ہو رہا ہے۔ اسی طرح اختر صاحب کے چھوٹے صاحبزادہ بشیر احمد صاحب اختر ایف اے کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب تینوں کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔

سویز کی مصالحتی کمیٹی کے ارکان قاہرہ پہنچ گئے

قاہرہ ۳ ستمبر۔ نہر سویز کی مصالحتی کمیٹی کے صدر مسٹر رابرٹ منیزیز اپنے پچیس مشیروں کے ہمراہ قاہرہ پہنچ گئے۔ آپ صدر ناصر سے مغربی طاقتوں کے منصوبے کی بنیاد پر بات چیت شروع کریں گے۔ کمیٹی کے دو اور ارکان سویڈن اور ایران کے وزرائے خارجہ بھی قاہرہ پہنچ چکے ہیں۔ حبشہ اور امریکہ کے نمائندوں کی آمد آج رات متوقع ہے۔

وزیر اعظم آسٹریلیا اور مصالحتی کمیٹی کے صدر مسٹر رابرٹ منیزیز نے لندن سے روانگی کے موقعہ پر اخباری نمائندوں سے کہا کہ ہمیں تمام دشواریوں کا احساس ہے لیکن اس کے باوجود ہم اس تنازعہ کا حل تلاش کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔ آپ نے مزید کہا کہ ہمیں بہت بڑی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونا ہے کیونکہ اس مسئلہ سے دنیا کی بہت سی قوموں اور نہر سویز کے مستقبل کا تعلق ہے۔

سویز کے لئے روسی پائلٹ

لندن ۳ ستمبر۔ روسی حکمرانوں کے ترجمان "پراودا" نے یہ رپورٹ شائع کی ہے کہ بحیرۂ بالٹک کی بندرگاہ کالن گراڈ کے پائلٹوں نے نہر سویز میں ملازمت کے لئے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ کالن گراڈ مشرقی روس کے علاقہ کونگز برگ کا مشہور قصبہ ہے۔

لندن ۳ ستمبر۔ لندن میں مصری سفارت خانہ کے دو ارکان مسٹر صالح عبدالسلام کیفیتی اور مسٹر حمدی محمد ناصر بذریعہ طیارہ قاہرہ روانہ ہو گئے۔

مسجد مبارک ربوہ میں برکات خلافت کے موضوع پر تقریر

مورخہ ۳۱ ۸ ۵۶ کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ دارالصدر شرقی کی طرف سے "برکات خلافت" کے موضوع پر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے سرانجام دئے۔ تلاوت قرآن مجید محترم مولوی عزیزالرحمن صاحب آف منگلہ نے کی بعد ازاں ملک بشیر احمد نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشعار جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے تعلق رکھتے ہیں پڑھے۔ بعد ازاں مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے برکات خلافت کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے نہایت مؤثر الفاظ میں احباب کو خلافت کی برکات سے آگاہ کیا اور بتایا کہ خلافت ایک عظیم الشان نعمت ہے جو مامور کے بعد کسی قوم کو ملتی ہے۔ مامور کے کام کو خلیفہ کے ذریعہ سے مکمل کیا جاتا ہے۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلافت کی نعمت سے نوازا۔ جس کی قدردانی ہماری جماعت کا جزو ایمان ہے۔ دعا کے بعد یہ مبارک جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

معتمد خدام الاحمدیہ دارالصدر شرقی